موجودہ صدی کے مسلمان " اسوہ حسنہ " کو دل و جان سے اپنا لیں کہ اسی میں ان کی اور دکھی انسانیت کی فلاح پوشیدہ ہے۔

متذکرہ بالا کتابوں میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع ترین مقام کو اجاگر کیا جائے تاکہ عام قارئین اپنی زبانوں میں اسے بہتر انداز میں ذہن نشین کر سکیں۔

بقول عبدالقادر شاھوانی

سرزرتہ مہرء روشنی + شال چاریں کنڈ نی
کلاں شہ برزشان نی + عرش ء سراسر نام نبی صل علیٰ صل علیٰ

(ترجمہ)

مہر و محبت کی ابھری ہے روشنی چاروں سمت پھیلی ہے روشنی
سب سے اونچی ہے شان اسکی عرش پر ہے اسکا نام نامی صل علیٰ صل علیٰ

قاضی عبدالرحیم صابر گویا ہوتے ہیں

وہی سارے نبیوں کے سرتاج ہیں وہی صاحب تاج و معراج ہیں
شفاعت کی سب ان کے محتاج ہیں چمکتا رہے گا سدا ان کا نام

پڑھ ان پر لاکھوں درود و سلام

پاکستان میں فن نعت

(تاریخ و ارتقاء)

راجہ رشید محمود

نعت کیا ہے؟

"تاج العروس" میں علامہ زبیدی حنفی لکھتے ہیں کہ "نعت" کا مادہ نعت ہے۔ یہ لفظ باب "فتح یفتح" سے آئے تو اس کا معنی وصف ہوتا ہے اور باب "تقبل یتقبل" سے آئے تو اس کا مطلب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا ہوتا ہے۔ "صحاح" میں جوہری نے لکھا ہے کہ نعت جس وقت باب "کرم یکرم" سے آئے تو اس کا معنی چہرے کا حسین ہونا ہوتا ہے۔ اسی سے "نعیت" اسم علم بھی استعمال ہوتا ہے۔

"لسان العرب" میں ابن منظور نے نعت کے معنی کسی ذات کا اپنی جنس کی دیگر انواع سے افضل ہونا لکھا ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ نعت کا تعلق بنیادی طور پر بیان حسن سے ہوتا ہے اور اس لحاظ سے وصف اور نعت میں فرق یہ ہوتا ہے کہ وصف میں حسن و قبح دونوں بیان کئے جا سکتے ہیں جب کہ نعت صرف اور صرف حسن ہی کے بیان کے لئے آتی ہے۔ ثعلب نے نعت اور وصف میں یہ فرق بھی لکھا ہے کہ نعت صرف ذی جسم کی ہو سکتی ہے اور توصیف کے لئے مشخصات ضروری نہیں۔ (۱)

لغت اور آثار و روایات کی مدد سے "نعت" کے جو مفاہیم و مطالب حاصل ہوتے ہیں، یہ ہیں: اوصاف بیان کرنا، احوال بیان کرنا، حلیہ واضح کرنا، تعریف میں مبالغہ کرنا، سفارش کرنا، نقل کرنا یا نقل اتارنا، جوہر سامنے لانا، کسی جنس کا اپنی انواع پر فضیلت ثابت کرنا، خواص منکشف کرنا، عمدہ صفات رکھنا، کسی شے کا قدیم الاصل ہونا، دوڑ میں آگے بڑھ جانا، صفت کو موصوف کے ساتھ ملانا، ایک خاص نشان رکھنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و

تحمید بجا لانا۔

حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و تسلیم کے اوصاف و کمالات اور حال حلیہ کے لئے لفظ نعت غالباً" سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے استعمال فرمایا۔ اور اسے امام ترمذیؒ نے شمائل میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا۔ " ویقول ناعتہہ لم ارقبلہ ولا بعدہ مثلہ " اسی طرح سنن دارمی میں " کیف تجد نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی التوارۃ " لکھ کر لفظ نعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص قرار دیا گیا۔

تعریف، مدح ، ثنا، تحمید، توصیف اور نعت کے الفاظ مختلف مقامات پر حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن جو اصطلاح خاص طور پر کثرت کے ساتھ مدح حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے استعمال ہوئی ہے، وہ نعت ہے۔ نعت کا مدار چونکہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مسعود ہے، اس اعتبار سے آپؐ کی ذات سے لیکر صفات تک، آپؐ کے افکار سے لے کر اعمال تک، زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو نعت کا موضوع نہ بن سکتا ہو۔ اخلاق، سیرت، معجزات،غزوات، خطبات، عبادات،مناکحات، معاملات، معمولات، عادات، تعلیمات، اخلاق سب تک نعت کا دامن پھیلا ہوا ہے ۔ (۲)

سر شیخ عبد القادر سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی پر ناز اور مخلصانہ محبت کو نعت کی بنیاد قرار دیتے ہیں ۔ " ہمارے زندہ نبی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک زندہ معجزہ یہ ہے کہ ہر ملک ، ہر قوم اور ہر زمانے میں ان کے مدح سرا پیدا ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی جانب سے آپ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ مخلصانہ محبت ہوتی ہے اور جو آپ کی غلامی پر نازاں ہوتے ہیں ۔ ان میں سے جن کو نظم پر قدرت ہے، وہ اپنے دلی جذبات کا اظہار اشعار کے ذریعے سے کرتے ہیں(۳) (جسٹس) پیر محمد کرم شاہ الازہری کہتے ہیں۔ "جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح سرائی میں اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں، در حقیقت وہ جمال محمدی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے خالق کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں" ۔ (۴)

ابوالاثر حفیظ جالندھری اور احسان دانش نعت کو اعتراف عجز کا نام دیتے ہیں (۵) اشفاق احمد کہتے ہیں۔ " نعت کسی صنف سخن کا نام نہیں ۔ یہ تعلق، رابطے اور گزارش احوال کا ایک ذریعہ ہے۔ ایسا ذریعہ جس سے معمولی غلام اور بردے آقائے دو جہاں (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی

کائنات کرم سے دامن بھرنے کے لئے اپنا رخ متعین کرتے ہیں۔" (۶) افتخار عظمی نعت کے دو عناصر ترکیبی کا ذکر کرتے ہیں ۔ "نعت کے لئے صرف عقیدت ہی کافی نہیں بلکہ اسلام پر حکیمانہ نظر اور واقعات و روایات کے بارے میں صحیح علم بھی نہایت ضروری ہے۔ یہی دو عناصر ترکیبی ہیں جو فن کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر جب شاعرانہ پیکر میں آتے ہیں تو نعت ظہور میں آتی ہے"۔ (۷) کوثر نیازی نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہی کہا کہ "محض علم کے بل بوتے پر نعت کہو تو وہ جذبے سے خالی ہو گی' اور محض جذبے کی بناء پر شعر کہو تو اس پر نعت کا اطلاق نہ ہو گا ۔ گویا نعت کیا ہے' کارگہ شیشہ گراں ہے۔ ذرا سی ٹھیس لگی اور آبگینہ ٹوٹ گیا' آب و آتش کو یکجا کرنا پھر آسان ہے مگر جذبہ اور علم کی آمیزش سے تغزل کے کامل شعور کو برقرار رکھتے ہوئے نعت کہنا کارے دارد"۔ (۸)

اب محمد ایوب مصنف "نوائے فردا" کی رائے کو بھی ملاحظہ فرمائیں' وہ کہتے ہیں ۔

" غزل اور دیگر اصناف سخن بالعموم عالم محسوسات اور عالم وہم و خیال میں محدود و محصور رہتے ہیں ۔ نعت کو بھی ان عوالم سے مفر نہیں۔ لیکن اس کی پرواز ان عوالم سے برتر مقام' یعنی عالم امر تک ہوتی ہے۔ یہ مقام ' مقام عشق و محبت ہے۔ عالم امر سے تراوش کردہ مضامین صحیح معنوں میں مذاق عشق و شان حسن کی آئینہ داری کرتے ہیں"۔ (۹)

غرض' نعت کی بنیاد محبت و عقیدت ہے۔ اور حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر سے محبت و عقیدت کا یہ میدان بے حد عظیم اور وسیع ہے ۔ نعت کے مضامین قرآن و حدیث سے ماخوذ ہونے چاہیں اور نعت گو کو ان مضامین میں کامل درک کی ضرورت ہے ۔ پھر ان مضامین کو اسلوب کی نیرنگی کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے مگر طرز ادا میں جو آزادی غزل میں ہوتی ہے یہاں نہیں برتی جا سکتی ۔ حضور پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ و السلام کی رفعت شان کا تقاضا ہے کہ نعت کہنے والا سراپا ادب ہو۔ ذات ممدوح کی عظمت و شوکت کا احساس بھی عنان گیر ہوتا ہے ۔ اس بارگاہ بیکس پناہ کے آداب کا لحاظ بھی ہوتا ہے جہاں اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرنے کی الوحی ہدایت ہے۔ احساسات عقیدت و ارادت آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو انسان کی بے بضاعتی ' کم علمی اور بے مائیگی سد راہ ہوتی ہے۔ کیونکہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف و ثنا میں خود خدائے عزوجل رطب اللسان ہے ۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزدان گذاشتیم
کان ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت جذبات کو زبان دینے پر مائل ہوتی ہے تو شریعت حدود و قیود کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ایک طرف یہ خیال کہ کوئی ترکیب' کوئی اصطلاح' کوئی تشبیہ' کوئی استعارہ' کوئی لفظ' کوئی حرف' کوئی شوشہ' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علو مرتبت سے فروتر نہ ہو' اور شعر میں محبوب مجازی کی تعریف کا عالم پیدا نہ ہوجائے' تو دوسری طرف یہ احساس کہ مداح کہیں ارادت و عقیدت کے بہاؤ میں افراط کا شکار نہ ہو جائے کیونکہ نعت کی وسعت کی حدیں حمد معبود حقیقی سے ملتی ہیں۔ اسلام تخیل کی کسی غیر ذمہ دارانہ اڑان کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسا ہو تو قرآن' شاعروں کے باب میں " یتبعھم الغاون " کہتا ہے اور " فی کل واد یھیمون " کی وضاحت سامنے آتی ہے لیکن اگر شاعر شعری اور شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لئے " اللھم ایدہ بروح القدس " کی دعائیں کرتے ہیں۔

برصغیر میں نعت گوئی کا فروغ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہندوستانی مسلمانوں کی تہذیبی و مذہبی اور سیاسی و ادبی زندگی کا سب سے اہم واقعہ تھی۔ اس میں اگرچہ ہندوؤں نے بھی شرکت کی مگر مسلمانوں نے جس طرح بے شمار جانی و مالی قربانیاں دیں' اسی کے باعث انگریز کی انتقامی کارروائیوں کا ہدف بھی یہی بنے۔ جنگ آزادی میں مسلمان عوام کے ساتھ ساتھ علماء و شعراء کی نمایاں تعداد نے بھی جاں سپاری کے داعیے کے ساتھ حصہ لیا' علامہ فضل حق خیر آبادی' مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی اور بہت سے دوسرے مشاہیر نے جہاد کی تبلیغ کی' قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں اور شہادت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

جنگ آزادی کے عظیم رہنما فضل حق خیر آبادی کی عربی نعتیں اور کفایت علی کافی کی نعتیں خوب ہیں۔ ان کے علاوہ لیاقت علی الہ آبادی' منیر شکوہ آبادی' فضل احمد اسیر اور دوسرے حضرات کے اشعار بھی ملتے ہیں۔ لیکن اردو نعت گوئی کی تمام تر ترقی جنگ آزادی کے بعد ہوئی۔

آزادی کے حصول میں ناکامی کے بعد مسلمانوں پر جو مظالم توڑے گئے اور جس طرح ان پر ہر ستم روا رکھا گیا' ظاہر ہے کہ ایسے میں انہیں رؤف و رحیم شخصیت ۔(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دامن ہی میں پناہ مل سکتی تھی ۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں اپنی حالت زار بیان کی۔ نمائندہ نعت گو شاعر اسی دور کے ہیں ۔ محسن کاکوروی ' امیر مینائی ' احمد رضا بریلوی اور حسن بریلوی اس زمانے کے مقبول ترین نعت گو ہیں۔

نئے ادب کی طرح نعت کا نیا دور بھی حالی سے شروع ہوتا ہے ۔ اس دور میں اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حوالے سے دیکھنا شروع ہوا کہ ہم بحیثیت قوم کہاں کھڑے ہیں اور حضور حبیب کبریا علیہ السلام و الثناء کی سیرت کی پیروی کرکے کس مقام ارفع پر فائز ہو سکتے ہیں' علامہ اقبال کی نعتیہ شاعری نعت گوئی کی اعلیٰ مثال ہے جس کے اثرات بعد میں بہت کم نظر آئے کیونکہ اس کا اتباع کسی سے نہ ہو سکا ۔ ظفر علی خان کا رنگ عوامی بھی ہے اور خاص بھی۔ سنبھلے ہوئے لہجے اور خاص رکھ رکھاؤ سے کہی ہوئی نعت موجودہ نعت کا سر چشمہ بن گئی۔ (۱۰)

نعت کے اس جدید دور کے بارے میں گوہر ملسیانی لکھتے ہیں۔ "اس دور کی نعتیہ شاعری نے اردو ادب کو ایک نئی قوت عطا کی اور ایسے گہرہائے گراں مایہ ہویدا ہوئے جن کی ذہنی ضیاؤں نے شاعری کو چکا چوند کر دیا' شاعری کے تن مردہ میں ایک نئی روح پھونک دی۔

جمال مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رعنائی میں اب خیر البشر کے اسوۂ حسنہ کی جانب ایک نیا موڑ ہے جس نے ساری دنیا میں اخلاق و کردار کی رہنمائی کے لئے اور نور وہدایت کے اکتساب کے لئے سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کو پیش کیا" ۔ (۱۱)

قیام پاکستان کے بعد نعت

ڈاکٹر ریاض مجید کہتے ہیں کہ مسلم قوم برصغیر پاک وہند میں پہلے موجود تھی' پاکستان بعد میں قائم ہوا۔ یوں پاکستان نے خود کسی قوم کو جنم نہیں دیا بلکہ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کو جنم دیا ہے۔ اور تحریک آزادی اور حصول پاکستان کے پس منظر میں احیائے اسلام کا جو جذبہ کار فرما تھا'

اس کی بنیاد محبت و اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھی۔ (۱۲) محمود فاروقی بھی سرور عالم سے محبت و عقیدت کے سچے اور حقیقی جذبے کو مسلمانان ہند کی اس تاریخی جدوجہد کا آخری قطعی محرک قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ "افراد و اکابر کے ذہن و فکر کے تجزیے میں ممکن ہے' اس جذبے کی سطح ایک سی نہ نظر آئے اور معیارات کم' زیادہ یا مختلف ہوں' مگر بحیثیت مجموعی پوری مسلم قوم کی نفسیات کا محور و مرکز اور حرکت و عمل کا سرچشمہ یہی جذبہ تھا" (۱۳)

ممتاز حسن تحریک پاکستان کے اس "آخری قطعی محرک" سے صرف نظر کرنے کی صورت حال پر یوں گفتگو کرتے ہیں۔ "کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس مملکت پاکستان میں جسے اسلامی ہونے کا دعویٰ ہے' جب آئینی قرار داد مقاصد منظور کی گئی تو خدا اور قائداعظم محمد علی جناح کا نام تو لیا گیا مگر اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہیں ذکر نہ آیا جس کے توسط سے ہم نے خدا کو پہچانا اور جس کی تعلیمات کا یہ کرشمہ ہے کہ ہم میں محمد علی جناح جیسے حق پرست مجاہد پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے"۔ (۱۴)

ڈاکٹر تحسین فراقی اس صورت حال کی پیشگی کو نعت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ "تخلیق پاکستان کے تھوڑے عرصے بعد ہی اعلیٰ نظری اور اخلاقی اور اسلامی مقاصد پس پشت ڈال دیئے گئے .... جعلی کلیموں کے ادخال' اخلاقی دیوالیہ پن' معاشی عدم استحکام اور سیاسی شکست و ریخت نے نوآزاد مملکت پاکستان کو شدید بحران سے دوچار کر دیا۔ ایسے میں دردمند اور ملت دوست شعراء نے ایک دفعہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت صادقہ کو عام کرنے اور اپنے اصل مرکز عقیدت کی جانب رہنمائی کے لئے نعت کا سہارا لیا۔" (۱۵) سید امجد الطاف بھی لکھتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد ہمارے شعراء میں یہ شعور بڑی شدت سے بیدار ہوا کہ مذہب کی گرفت ڈھیلی ہو رہی ہے۔ عقل پرستی اور فلسفہ پسندی نے اعتقاد کی دیواریں ہلا دی ہیں۔ انسانی فکر و فہم عالم محسوسات میں جکڑا جا رہا ہے۔ چنانچہ ضرورت ہے کہ تشکیک اور الحاد کی بڑھتی ہوئی تیرگیوں میں ایمان و یقین کی شمعیں فروزاں کی جائیں۔ حفیظ جالندھری سے حفیظ تائب تک' حافظ مظہر الدین سے حافظ لدھیانوی تک اور عبدالعزیز خالد سے عبدالکریم ثمر تک ہمارے متعدد بزرگ اور نوجوان شعراء نے تعقل پر تعشق کو اور فلسفے پر اعتقاد کو ترجیح دی۔ ذات لم یزل کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھے تو فریاد نے شفاعت نبویؐ کا سہارا ڈھونڈا' اور اپنی بخشش اور اپنے ملک و

ملت کی فلاح و بہبود کی دعائیں ہونٹوں پر تڑپنے لگیں۔ (۱۶)

فضل فتح پوری قرار دیتے ہیں کہ جہاں قیام پاکستان کے بعد اسلامی فنون لطیفہ کے دیگر شعبوں کو جلا ملی' وہیں اسلام کی مذہبی شاعری کو بھی ایک خاص توانائی حاصل ہوئی اور " جب پاکستان میں نعت گوئی کا کارواں آگے بڑھا تو اس نے رفعت اور بالیدگی کی نئی نئی منزلیں پالیں۔" (۱۷)

جدید اردو نعت گوئی کا جائزہ لیتے ہوئے (ڈاکٹر) تحسین فراقی کہتے ہیں کہ " تخلیق پاکستان کے بعد اردو نعت گوئی نے جس تیزی سے ترقی کے مراحل طے کئے ہیں' وہ اردو شاعری کا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے"۔ (۱۸)

پروفیسر حفیظ تائب بھی قیام پاکستان کے بعد نعت گوئی کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
"قیام پاکستان کے بعد نعت کے ارتقاء کی رفتار اور تیز ہو گئی۔ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی نظریاتی مملکت میں ذکر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چرچا ہونا قدرتی اور فطرتی عمل تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے نعت میں اس انقلاب کی بازگشت سنائی دینے لگی جسے برپا کرنے کیلئے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے تھے۔"(۱۹)

پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت

قیام پاکستان کے بعد کئی برس تک شعراء کو وہ ماحول میسر نہیں آیا' جس میں ان کے نعتیہ شعر پارے سامنے آ سکتے۔ اخبارات و رسائل میں نعتیں نہیں چھپ سکتیں تھیں' ریڈیو پر بھی اس زمرے میں تشویق و تحریک کی کوئی لہر نہیں اٹھی تھی اور نعتیہ مشاعروں کا رواج بھی نہیں تھا۔ پھر بھی شعراء نعت سرور کائنات (علیہ السلام و الصلوۃ) کہنے پر راغب اور مائل ہوئے۔ اور شروع کے چند برسوں میں بھی اکا دکا نعتیہ مجموعہ سامنے آیا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ تحریک جوان ہوتی گئی اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ آج کا دور نعت کا دور ہے۔ ہر شاعر آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعریف میں رطب اللسان دکھائی دیتا ہے۔ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں انفرادی اور اجتماعی استغاثہ پیش کر رہا ہے بڑے بڑے غزل گو اور غزل پسند شعراء نرالے اسلوب' جدید تشبیہات و استعارات اور نئی لفظیات کے ساتھ نعت کہہ رہے ہیں۔ اس طرح نعت کا

کینوس بہت وسیع ہو گیا ہے۔

پاکستان میں جن نعت گوؤں کے مجموعہ ہائے نعت اب تک اشاعت پذیر ہو چکے ہیں' ان کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ لیکن یہ حقیقت پیش نظر رہنا چاہیے۔ کہ اگرچہ ایوان نعت رجسٹرڈ کی لاہور میں قائم کردہ نعت لائبریری میں اور میرے ذاتی ذخیرہ کتب میں نعت پر شائع ہونے والا بہت سا مواد موجود ہے مگر کسی ایک شخص کے پاس تمام و کمال کتابیں موجود ہونا ممکن ہی نہیں۔ اسلئے بھی کہ نعت پر بہت سی کتابیں انفرادی کوشش سے طبع ہوتی ہیں اور عام طور پر بازار میں دستیاب بھی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ پاکستان میں شائع ہونے والے نعتیہ مجموعوں کا یہ مجمل تذکرہ میرے اپنے دعوے کے مطابق نامکمل ہے۔ پھر بھی اس سے پاکستان میں نعت پر سامنے آنے والے کام کا ایک پہلو واضح ہو جائیگا۔ پاکستان میں جو انتخاب نعت شائع ہوئے ہیں' ان کی فہرست بھی طویل اور الگ مضمون کی متقاضی ہے۔

ڈاکٹر تحسین فراقی نے اپنے مضمون "جدید اردو نعت گوئی --- ایک جائزہ" میں' پاکستان میں شائع ہونے والے سترہ نمائندہ مجموعوں کے نام لکھے جن کے شاعر حفیظ جالندھری' حفیظ تائب' مظفر وارثی' عاصی کرنالی' عبدالعزیز خالد' قیوم نظر' عبدالکریم ثمر' راجہ عبداللہ نیاز' سیف زلفی' حافظ لدھیانوی' راجہ رشید محمود' پروفیسر فروغ احمد اور حافظ مظہرالدین ہیں۔(۲۰) پروفیسر حفیظ تائب نے ۱۴۰۰ھ میں ۱۹۵۸ سے ۱۹۷۹ء تک شائع ہونے والے اکاون مجموعوں کے نام اور ان کے سن اشاعت دیئے۔ (۲۱) کچھ اضافے اور تبدیلی کے ساتھ یہ فہرست "ماہ نو" میں چھپی۔ اس میں ۱۹۵۰ء سے ۱۹۸۰ء تک کی ۷۳ کتابیں درج ہیں۔ (۲۲) ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں یہ فہرست درج کر کے حاشیے میں ۳۵' ۳۶ مزید کتابوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ (۲۳) لیکن یہ صرف پاکستان میں چھپنے والے مجموعہ ہائے نعت ہی نہیں ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں ہندوستان میں چھپی ہیں' کچھ انتخاب نعت ہیں' ایک آدھ کتاب ایسی بھی ہے جو حفیظ تائب کی فہرست میں پہلے ہی موجود ہے۔ حفیظ تائب کے مضمون مشمولہ نقوش' رسولؐ نمبر جلد ۱۰ میں آغا صادق کی شاخ طوبیٰ' اثر ہاپوڑی کی عطر جذبات' آثم نظامی کی صہبائے مدینہ' عزیز لکھنوی کی متاع عزیز' مفتی انتظام اللہ شہابی کی ظہور قدسی' شبنم سحابی کی قوس و قزح' مرتضیٰ خاور کی نغمات حرم' درد کاکوروی کی درد کا درماں' جام کوثر' سرور کائنات' صوفی برکت علی کی تاجدار مدینہ' الم مظفر

نگری کی سدرہ و طوبیٰ اور اوج گیاوی کی لمعات اوج میری نظر سے نہیں گزریں۔ ان میں سے پہلی چار کتابیں بالترتیب ۱۹۵۳ء ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء ۱۹۸۰ء کی مطبوعہ درج ہیں۔

میں نے حفیظ تائب سے رابطہ کیا اور یہ کتابیں دیکھنا چاہیں تو انہوں نے بتایا کہ ان کی مرتبہ فہرست کی سب کتابیں انہوں نے نہیں دیکھیں۔ بعض کتابوں کی اشاعت کے بارے میں کہیں سے اطلاع مل گئی ہے تو اسے بھی شامل فہرست کر لیا ہے۔ اس کے برعکس راقم السطور جن کتابوں کی سال وار فہرست ذیل میں درج کر رہا ہے' ان میں سے بیشتر میرے پاس موجود ہیں اور جو موجود نہیں ہیں' وہ بھی میں نے خود دیکھی ہیں۔ ہر کتاب کے آخر میں ان نعتوں کی تعداد بھی لکھ دی ہے جو اس میں شامل ہیں۔

۱۹۴۸ء

بہزاد لکھنوی ۔ کفر و ایمان (۹ نعتیں)

۱۹۵۰ء

علامہ ضیاء القادری بدایونی ۔ دیار نبیؐ (۱۰)

۱۹۵۴ء

بہزاد لکھنوی ۔ ثنائے حبیبؐ (۱۱۵)

۱۹۵۵ء

سید شیر محمد ترمذی ۔ شان مصطفیؐ (۱۲ پارے)

خواجہ دل محمد ۔ شان مصطفیؐ (۳۰ بند کا مسدس)

ماہر القادری ۔ فردوس (۷)

۱۹۵۷ء

ضیاء القادری بدایونی ۔ نغمہ ربانی (۵۱۴ شعروں کی مثنوی)

۱۹۵۸ء

وفا ڈبائیوی ۔ نقش وفا (۱۴)

۱۹۵۹ء

اثر صہبائی ۔ بحضور سرورِ کائناتؐ (۷۲)

عبدالمجید صدیقی ۔ صدق مقال (۴۲)

ضیاء القادری بدایونی ۔ خزینہ بہشت (۲۴۱)

۱۹۶۰ء

رہبر چشتی ۔ گلہائے نعت (۳۱)

ہمدم پٹیالوی ۔ سیرت نامہ اسلام جلد اول

(مثنوی کی صورت میں ولادت سے بعثت تک کے حالات)

۱۹۶۱ء

زائر حرم حمید صدیقی لکھنوی ۔ بستان حرم (۲۳)

عزیزی حاصل پوری ۔ جام نور (۶۳)

۱۹۶۲ء

عبدالکریم ثمر ۔ شعر و الہام (۳۹)

محشر رسول نگری ۔ فخر کونینؐ حصہ اول (مسدس کے پانچ سو بند)

۱۹۶۴ء

شائق دھلوی ۔ گلگشت بہشت (۸۴)

۱۹۶۶ء

ڈاکٹر ظہیر الدین علوی ۔ چشمہ کوثر (۸۱)

ہلال جعفری ۔ معراج مصطفیٰؐ (۶۱ شعروں کی تضمین ۳۱ نعتیں)

ہلال جعفری ۔ جان رحمت (۱۵۱ شعروں کی تضمین)

۱۹۶۷ء

ادب سیمابی ۔ شاخ طوبیٰ (۸۴)

ضیاء القادری بدایونی ۔ آئینہ انوار

سید منیر علی جعفری ۔ تاریخ اسلام منظوم۔ عہد رسالتؐ (مثنوی کی صورت میں طویل نظم)

راجہ محمد عبداللہ نیاز ۔ یہ ہیں کارنامے رسولؐ خدا کے (۲۵)

۱۹۶۸ء

بشیر زواری ۔ خزینہ نعت (۳۰)

زائر حرم حمید صدیقی ۔ گلبانگ حرم (۱۳۴)

۱۹۶۹ء

فقیر قادری ۔ بادۂ رنداں (۴)

۱۹۷۱ء

راجہ محمود اختر کیانی ۔ عقیدت (۴۵)

حافظ لدھیانوی ۔ ثنائے خواجہ (۱۰)

ہلال جعفری ۔ طلوع سحر (۱۳ بند کا مسدس)

۱۹۷۲ء

ساغر صدیقی ۔ سبز گنبد (۲۱)

سکندر لکھنوی ۔ سحاب رحمت (۹۴)

صبا متھراوی ۔ دربار رسالت میں (۴۹)

منظور احمد منظور ۔ برگ طوبیٰ (۳۵)

۱۹۷۳ء

فقیر قادری ۔ نغمات قادری (۲۰)

فقیر قادری ۔ جذبات قادری (۲۰)

فقیر قادری ۔ چشم نم (۱۳)

۱۹۷۴ء

اختر الحامدی ۔ نعت محل (۶۸)

عبدالعزیز خالد ۔ فار قلیط (۷ کتابیں)

خالد محمود نقشبندی ۔ قرار جاں (۸۴)

احسان دانش ۔ دارین (۷۴ بند کا مسدس)

سکندر لکھنوی ۔ ارمغان حرم (۵۷)

۱۹۷۵ء

عبدالکریم ثمر۔شاخ سدرہ (۴۸)

عبدالعزیز خالد ۔ منحمنا (پانچ ابواب = ۴۵۲ شعر)

ساجد اسدی ۔ پیغامبر مغفرت (غالب کی زمین میں ۲۳۴ نعتیں)

حافظ مظہر الدین ۔ جلوہ گاہ (۶۹)

۱۹۷۶ء

عبدالعزیز خالد ۔ حمطایا (۲۷) سکندر لکھنوی ۔ ممدوح کائنات (۳۶)

عاصی کرنالی ۔ مدحت (۴۲)

قمر میرٹھی ۔ شمس و قمر (۲۷)

منور بدایونی ۔ منور نعتیں (۴۳ + ۳۶)

۱۹۷۷ء

ادیب رائے پوری۔ اس قدم کے نشاں (۵۹)

انور فیروز پوری ۔ مختار کل (۱۰۹)

راسخ عرفانی ۔ ارمغان حرم (۳۲)

محمد حسین رضی ۔ آئینہ کلام محمد حسین رضی (۲۵)

شمیم یزدانی ۔ بقعہ انوار (۱۱ نعتیں + سیرت کے ۴۱ منظوم واقعات + گیارہ منظوم ارشادات نبویؐ)

راجہ رشید محمود ۔م ور فعنالک ذکرک (۷۳)

۱۹۷۸ء

حفیظ تائب ۔ صلوا علیہ وآلہ (۵۹)

صابر براری ۔ جام طہور (۴۴) ۱۹۸۲ء کے ایڈیشن میں ۱۹ نعتوں کا اضافہ ہے ۔

مسرور کیفی ۔ چراغ حرا (۷۲)

حافظ مظہر الدین ۔ باب جبریل (۶۴)

قیوم نظر ۔ نعت مصطفیٰؐ (۵۲)

نعیم تقوی ۔ بصیرت (۵ قصائد + ۳۰ نعتیں)

۱۹۷۹ء

ادیب رائے پوری ۔ تصویر کمال محبت (۴۲)

قمر انجم ۔ حسنت جمیع خصالہ (۴۵)

راسخ عرفانی ۔ ذکر خیر (۷۶)

راغب مراد آبادی ۔ مدحت خیر البشرؐ (غالب کی زمین میں ۴۳ نعتیں)

سکندر لکھنوی ۔ سفینہ دل (۳۶)

سید مبارک علی شاہین ۔ بحضور رحمتہ للعالمینؐ (۲۹)

ظہیر صدیقی ۔ خیر الورائؐ (۱۰۴)

فیاض احمد کاوش ۔ نور و نکہت (۴۸)

محمد یامین وارثی ۔ منبع انوار (۳۴)

۱۹۸۰ء

الطاف احسانی ۔ شعاع ایمان (۷۶)

ذوقی مظفر نگری ۔ نجم سحر (۴۲)

سکندر لکھنوی ۔ قاسمی خلد (۵۸)

محمد احمد شاد ۔ صل علیٰ (۵۴)

عبدالعزیز شرقی ۔ فیوض الحرمین (۱۷)

محمد سعادت حسین خان وارثی شیدا۔ نعت حبیبؐ (۸۲)

صابر القادری بدایونی ۔ ارمغان حق (۱۸)

عزیز لدھیانوی ۔ متاع عزیز (۶۷)

قمر یزدانی ۔ مہر درخشاں (۱۵۴)

ماجد صدیقی ۔ سرو نور (۶)

مسرور کیفی ۔ ملجا و ماوا (۴۸)

بیگم نصرت عبدالرشید ۔ آہ سحر گاہی (۸۲)

حاجی نور الحسن چشتی ۔ ارمغان نور (۲۹)

۱۹۸۱ء

اقبال صلاح الدین ۔ حدیث آشنا (۴۶)

بیدم شاہ وارثی ۔ مصحف بیدم (۱۱)

حافظ لدھیانوی ۔ نعتیہ قطعات (۱۹۸ قطعات)

راسخ عرفانی ۔ حدیث جاں (۸۴)

عبدالغنی سالک ۔ رجائے بخشش (۴۵)

صہبا اختر ۔ اقرا (۱۴۳)

قاضی عبدالرحمٰن ۔ ہوائے طیبہ (۳۷)

محشر رسول نگری ۔ فخر کونینؐ تین حصے (مسدس کے ۳۲۸ بند)

مسرور کیفی ۔ جمال حرم (۴۸)

نسیم امروہوی ۔ صبح ازل (مسدس کے ۷۷ بند)

۱۹۸۲ء

آسی ضیائی رامپوری ۔ حسرت نعت (مسدس کے ۵۳ بند)

اعجاز رحمانی ۔ پہلی کرن ، آخری روشنی (۲۸)

عبدالکریم ثمر۔ احسن تقویم (۳۷)
حافظ لدھیانوی ۔ کیف مسلسل (۶۹)
خالد محمود نقشبندی ۔ قدم قدم سجدے (۲۰۷)
طفیل دارا ۔ بعد از خدا (۵۷)
سکندر لکھنوی ۔ تسکین روح (۵۶)
سیماب اکبر آبادی ۔ ساز حجاز (۳۳)
شمس بخاری ۔ مثنوی جمال محمدؐ (۵۲۷ شعر)
طالب حسین طالب ۔ پھول حمد و نعت کے (۲۹)
عبدالرحمٰن عاجز ۔ جام طہور (۶)
عزیز حاصل پوری ۔ تضمین مبین (سلام کے ۴۲ شعروں کی تضمین)
قیصری کانپوری ۔ نور ازل (۱۳ بند کا مسدس اور ۲۳ نعتیں)
قمر صدیقی ۔ حرف حرف روشنی (۳۸)
سید قمر ہاشمی ۔ مرسل آخرؐ (ایک طویل نعتیہ نظم)
گوہر ملسیانی ۔ مظہر نور (۵۰)
راجا رشید محمود ۔ حدیث شوق (۷۸)
مسرور کیفی ۔ مولائے کلؐ (۷۲)
حافظ مظہرالدین۔ میزاب (ضیائے حرم لاہور میں یہ ۳۴ نعتیں شائع ہوئیں)

۱۹۸۴ء

الطاف قریشی ۔ ثنا (۳۸)
بیدل فاروقی ۔ بحضور صاحب لولاکؐ (۴۴)
ڈاکٹر حشمت آرا حجاب ۔ نور رب العالمین (۴۰)
راغب مراد آبادی ۔ مدح رسولؐ (۴۰ غیر منقوط نعتیں)
سید مبارک علی شاہین ۔ قصیدہ بردہ شریف کا منظوم ترجمہ (۲۷ نعتیں بھی شامل ہیں)
شبیر بخاری ۔ سوز دروں (۶)

صابر کاسگنجوی ۔ قندیل نور (۵۶)

صائم چشتی ۔ نوائے صائم (۲۷)

عابد نظامی ۔ فیضان کرم (۷۳)

عزیز حاصل پوری ۔ صحیفہ نور (۱۵۴)

فدا خالدی دھلوی ۔ م ص (۵۴)

مسرور کیفی ۔ نور یزداں (۴۸)

حافظ مظہر الدین ۔ تجلیات (۸۰)

منیر قصوری ۔ چادر رحمت (۹۳)

ناصر چشتی سیالوی ۔ کلام ناصر (۳۲)

یزدانی جالندھری ۔ صبح سعادت (میلادیہ مثنوی کے ۱۰۵ اشعار۔ انکا نعتیہ مجموعہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ میں نے ابھی نہیں دیکھا)

۱۹۸۴ء

امیر فاضلی ۔ میرے آقا (۵۴)

انور جمال ۔ لولاک لما (۱۰۴ بند کا مسدس)

باقی صدیقی ۔ زاد سفر (۲۰)

حنیف اسعدی ۔ ذکر خیر الانام (۹۴)

خالد احمد ۔ تشبیب (۳ قصیدے)

رفیع الدین ذکی قریشی ۔ خورشید حرا (۹۲)

راشد بزمی ۔ عقیدت (۲۴)

حکیم سرد سہارنپوری ۔ زمزمہ دل (۱۱۱۔ اشعار کی نعتیہ نظم)

سہیل اختر۔ قوس عقیدت (۱۳)

شاہد الوری (حمد و ثنا (۴۳)

محمد اقبال شیدا ۔ حریم ادب (۲)

صائم چشتی ۔ جلوے (۹)

اقبال عظیم ۔ قاب قوسین (۵۵) ۔ ۱۹۸۷ء میں دہلی سے جو کلیات چھپی' اس میں ۷۹ نعتیں ہیں۔
نواب علی قاضی ۔ رسول کریم (۲۷۔ عنوانات کے تحت مثنوی کی صورت میں سیرت پاک)
مسرور بدایونی ۔ آیہ رحمت (۹۳)
مسرور کیفی ۔ میزاب رحمت (۴۸)
ع س مسلم ۔ حمد و نعت (۲۹)
مظفر وارثی ۔ باب حرم (۲۳)
مظفر وارثی ۔ نور ازل (۳۲)
سید منیر علی جعفری ۔ سراج المنیر (۲۱۴۔ احادیث کا قطعات کی صورت میں ترجمہ)
غلام زبیر نازش ۔ حرف حرف عقیدت (٦٨)
ناظم بزمی ۔ کاروان شوق (۸۵)
ہلال جعفری ۔ ہلال حرم (۱۰۳)

۱۹۸۵ء

سید اصغر علی شاہ ۔ پیامبر فجر (۴۹)
محمد اعظم چشتی ۔ نیر اعظم (۳۱)
انجم نیازی ۔ حرا کی خوشبو (۵۹)
جسٹس اے آر چنگیز ۔ گلدستہ حمد و نعت (۵۲)
حافظ عبدالغفار حافظ ۔ ارمغان حافظ (۸۳)
حشمت یوسفی ۔ جمال الہام (۴۱)
خادی اجمیری ۔ نکہت و نور (۹۵)
راسخ عرفانی ۔ نسیم منیٰ (۹۵)
راغب مراد آبادی ۔ بحضور خاتم الانبیا (۳ سلام + ۸٦ رباعیات)
ساغر مشہدی ۔ ماحی (۴۰ بند کا مسدس + ۴ نعتیں)
سراج آغائی اکبر آبادی ۔ کلام سراج (۲۰)
صائم چشتی ۔ روح کائنات (۲۴)

صائم چشتی ۔ حسن کائنات (۲۷)

صائم چشتی ۔ نوائے صائم (۲۷)

عابد نظامی ۔ صل علی محمدؐ (۹۳)

عارف عبدالمتین ۔ بے مثال (۷۳)

سید عاصم گیلانی ۔ وسیلہ (۶۳)

محمد وجیہ السیما عرفانی ۔ میرے حضورؐ (۴۸)

امین علی نقوی ۔ محمد ہی محمدؐ (۷۴)

شاہ محمد غلام رسول القادری ۔ کلیات قادری (۳۰)

فضل جالندھری ۔ معجزات رسولؐ (۴۶)

نیاز کوکب ۔ احساس کے انداز (۱۴)

مسرور کیفی ۔ ہالہ نور (۹۳ شعروں کی نظم)

وحیدہ نسیم ۔ نعت اور سلام (۲۵)

۱۹۸۶ء

محمد منصور آفاق ۔ آفاق نما (۷۹)

اثر لدھیانوی ۔ عکس جمال (۵۰)

ارمان اکبر آبادی ۔ سروش سدرہ (۸۴)

حامد الوارثی ۔ نغمہ نور (۴۳)

قیوم حسان ۔ یا نبی سلام علیک (۵۶)

خالد عرفان ۔ الہام (۴۸)

طفیل دارا ۔ المزمل (۶۵)

ریاض سہروردی ۔ ریاض رسولؐ حصہ سوم (۹۳)

ستار وارثی ۔ معطر معطر (۸۶)

سید علی اکبر سلیم ۔ ثنائے حبیبؐ (۴۶)

ضامن حسنی ۔ ضامن حقیقت (۶۰)

عاصی کرنالی ۔ نعتوں کے گلاب (۵۱)

بشیر فاروق ۔ مینار حرم (۱۹)

مسرور کیفی ۔ سید الکونینؐ (۴۹)

۱۹۸۷ء

اختر ہوشیارپوری ۔ برگ سبز (۶۳)

امیر مینائی ۔ قلزم رحمت مرتبہ راجہ رشید محمود (۸۰)

جمیل عظیم آبادی ۔ وحدت و مدحت (۸۴)

حافظ لدھیانوی ۔ مطلع فاراں (۷۸)

خورشید ابیچپوری ۔ خورشید رسالت (۸۴)

خیال مینائی ۔ نور کی ندیاں رواں (۹)

رفیع الدین ذکی قریشی ۔ نور و نکہت (۶۴)

رفیع الدین ذکی قریشی ۔ ساز عقیدت (۹۸)

ساقی گجراتی ۔ زاد عقبیٰ (۴۳)

سعید دارثی ۔ ورثہ (۵۱)

سید سلیم گیلانی ۔ سیدنا (۹۴)

سہیل غازی پوری ۔ شہر علم (۶۵)

شریف امروہوی ۔ قندیل عرش (۵۸)

صابر القادری بریلوی ۔ بخشش رب (۲۴۷)

ظفر علی خان ۔ خمستان حجاز (۸۶)

عزیز لطیفی ۔ صبح بہاراں (۳۲)

گہر اعظمی ۔ ثنائے رسولؐ (۶۴)

حافظ محمد مستقیم ۔ معراج سخن + تاج سخن (۹۷ + ۶۷)

مسرور کیفی ۔ (مرحبا ۶۳ بند)

نعیم صدیقی ۔ نور کی ندیاں رواں (۵۴)
امین علی شاہ نقوی ۔ عشق محمدؐ (۳۶)
نیر اسعدی ۔ نعت ہی نعت (٦٧)

۱۹۸۸ء

اختر لکھنوی ۔ حضورؐ (۳۹)
بے چین رجپوری ۔ نیر حرم (۵۴)
تابش صمدانی ۔ برگ ثنا (٦۵)
راز کاشمیری ۔ لوح بھی تو قلم بھی تو (۷۱)
سجاد مرزا ۔ کیف دوام (٦۴)
شیخ ننکانوی ۔ برق تپاں (۱۸)
قمر یزدانی ۔ ساغر کوثر (۸۵)
راجہ رشید محمود ۔ منشور نعت (مجموعہ فردیات نعت)
مسرور کیفی ۔ سجدہ حرف (۵۰)
ع س مسلم ۔ کاروان حرم (مسدس کے ۴۲ بند)
منیر کمال ۔ باران رحمت (۹٦)
محمد اقبال نجمی ۔ آپؐ کی باتیں (۳۲)
نظیر لودھیانوی ۔ آفتاب حرم (۴۴)

۱۹۸۹ء

اصغر سودائی ۔ شہ دو سراؐ (۹۸)
محمد انور حسین انور ۔ مہر جہاں تاب (۴۷)
ریاض احمد پرواز ۔ طلع البدر علینا (۷۳)
جعفر بلوچ ۔ بیعت (۵۴)
حیرت الہ آبادی ۔ منارہ نور (٦۴)

رفیع الدین ذکی قریشی ۔ حرف نیاز (۶۳)

راسخ عرفانی ۔ نکہت حرا (۱۰۸)

مظفر وارثی ۔ کعبہ عشق (۵۸)

محمد منظور علی شیخ ۔ حسن رحمت (۲۳)

منیر کمال ۔ صبح صادق (۷۸)

۱۹۹۰ء

سعادت حسن آس ۔ آس کے پھول (۵۹)

ازہر درانی ۔ کشکول (۱۸)

محمد افضل کوٹلوی ۔ عرش تمنا (۴۰)

بدر فاروقی ۔ اشک فروزاں (۲۸)

حفیظ تائب ۔ و سلموا تسلیما (۶۰)

حافظ لدھیانوی ۔ یا صاحب الجمال (۷۱)

حافظ لدھیانوی ۔ صل علی النبیؐ (۷۲)

حافظ لدھیانوی ۔ معراج سفر (۴۳ عنوانات)

ڈاکٹر مسعود رضا خاکی ۔ معراج سخن (۳۲)

رفیع الدین ذکی قریشی ۔ مہر فاراں (۶۵)

رفیع الدین ذکی قریشی ۔ عنوان تمنا (۷۵)

مسرور کیفی ۔ سفینہ نعت مرتبہ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی (دوسو سے زیادہ نعتوں کا انتخاب)

منیر قصوری ۔ آیہ رحمت (۶۳)

محمد اقبال نجمی ۔ نعتیہ ہائیکو (۱۸۴)

۱۹۹۱ء

چودھری اکرم علی اختر ۔ کیف و سرور (۵۳)

حافظ لدھیانوی ۔ جذب حسانؓ (۷۷)

عابد نظامی ۔ رؤف و رحیم (۴۸ ۔ جن میں سے چار "فیضان کرمؐ" سے لی گئی ہیں)

عارف اکبر آبادی ۔ فردوس آرزو (۳۵)
عارف رضا ۔ عطا کی خوشبو (۲۶)
عبدالرحمٰن عبد۔ عرفان عبد (۴۱)
ماجد علی کاوش زیدی ۔ مدحت خیرالانامؐ (۹۳)
لالہ صحرائی ۔ لالہ زار نعت (۱۰۰)
مقبول احمد قادری ۔ کیف و سرور (۵۴)
نشاط واسطی ۔ نشاط سخن (۴۴)

۱۹۹۲ء

صوفی حبیب اللہ حادی ۔ جمالستان رحمت (۴۳)
حفیظ صدیقی ۔ لازوال (۴۲)
راجہ رشید محمود ۔ سیرت منظوم (۱۰۱ قطعات)
مسرور کیفی ۔ حرف عطا (۴۵)
نذیر قیصر (مسیحی شاعر) اے ہوا موذن ہو (۴۹)

بعض کتابوں پر قمری سن اشاعت درج ہے اور اسے شمسی سن میں تبدیل کرنے میں دشواری یہ ہے کہ کسی کتاب میں ایک سال کا فرق بھی پڑ سکتا ہے۔ اس لئے ایسے مجموعہ ہائے نعت کا ذکر الگ کیا جا رہا ہے:

۱۳۶۹ھ

علامہ ضیاء القادری بدایونی ۔ نغمہ ہائے مبارک (۱۸ سلام)

۱۳۷۷ھ

خلیفہ حسین شاہ ۔ دیوان ضیاء حسین (۹)

۱۳۷۹ھ

افق کاظمی امروہوی ۔ فروغ محامد (۳۴)

۱۳۸۷ھ

۱۳۸۷ھ

حافظ چشتی تونسوی ۔ روض الفردوس (۹۳)

۱۳۸۸ھ

عرفان رشدی ۔ چراغ مصطفویؐ (۱۹)

قمر یزدانی ۔ خم خانہ محمدؐ (۴۱)

۱۳۹۰ھ

منظور حسین منظور ۔ ارمغان عقیدت (۳۷)

مینا زبیری ۔ نغمانہ زمزم (۳۶)

۱۳۹۲ھ

اختر الحامدی الضیائی ۔ انوار عقیدت (۱۷ اشعروں کی تضمین)

۱۳۹۳ھ

آغا صادق چشمہ کوثر (۲۳)

۱۳۹۶ھ

حافظ محمد ظہور الحق ظہور ۔ زمزمہ حق (۱۴)

۱۳۹۹ھ

غلام نبی بسیط نقشبندی ۔ نغمات نعت النبیؐ (۱۲)

محمد ذکی کیفی ۔ کیفیات (۲۷)

۱۴۰۰ھ

حافظ لدھیانوی ۔ نشید حضوری (۸۹)

سکندر لکھنوی ۔ سراجا منیرا (۳۴)

کرم حیدری ۔ نعم (۱۴)

۱۴۰۱ھ

سرور بجنوری ۔ حمد و نعت (۲۱)
سکندر لکھنوی ۔ امام القبلتین (۳۳)

۱۴۰۲ھ

محمد خدا بخش اظہر۔ دیوان اظہر حصہ اول (۴۰)
عبدالعزیز خالد ۔ عبدہ (۱۵۰۹ سطریں)
صائم چشتی ۔ شان کائنات (۲۷)
حافظ محمد افضل فقیر۔ جان جہاں (۶۴)

۱۴۰۳ھ

اختر امروہوی ۔ ارمغان عقیدت (۱۳)
سکندر لکھنوی ۔ سید المرسلینؐ (۳۲)

۱۴۰۴ھ

تابان عابدی ۔ جلوہ تاباں (۲۱)
سرور بجنوری ۔ نعت و منقبت (۴۵)
عزیز حاصلپوری ۔ جمال نور (۵۷)
محمد رشید ہادی ۔ جمال مدینہ (۲۸)

۱۴۰۵ھ

اسمٰعیل انیس ۔ چراغ عالمین (۸۵)

۱۴۰۶ھ

بدر ساگری ۔ القلم (۵۳)
صائم چشتی ۔ جان کائنات (۱۰)
صائم چشتی ۔ ارمغان مدینہ (۲۷)
صائم چشتی ۔ فردوس نعت (۲۸)

۱۴۰۷ھ

حافظ پیلی بھیتی ۔ نعت حافظ مرتبہ راجہ رشید محمود (۲۷۷)

قمر وارثی ۔ شمس الضحیٰ (۴۳)

کرم حیدری ۔ یا ایہا الرسولؐ (ایک نعتیہ اور دعائیہ نظم)

۱۴۰۸ھ

جمیل نقوی ۔ ارمغان جمیل (۵۴)

۱۴۰۹ھ

صبیح رحمانی ۔ ماہ طیبہ (۴۴)

۱۴۱۰ھ

ندیم نیازی ۔ وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمینؐ (۷۲)

۱۴۱۲ھ

حافظ محمد افضل فقیر ۔ عطائے محمدؐ (۵۹)

جن کتابوں پر سن اشاعت درج نہیں ہے، وہ یہ ہیں:

اسرار احمد سہاروی ۔ اعجاز بیاں (۴)

اسلم جالندھری ۔ عقیدت کے پھول (۵)

اعجاز رحمانی ۔ اعجاز مصطفےٰ (۴۷)

الطاف احسانی ۔ نقوش عقیدت (۱۴۸)

انجم وزیر آبادی ۔ مینائے کوثر (۱۰۴)

خواجہ غلام جیلانی باصر ۔ گلہائے عقیدت (۸)

بہزاد لکھنوی ۔ کرم بالائے کرم (۱۳۲)

بیدل جبل پوری ۔ انوار طیبہ (۳۶)

پیام واصفی ۔ سرمہ خاک پا (۸)

جاوید اقبال قادری ۔ خیابان قادری (۱۳)

حافظ لدھیانوی ۔ سلام بحضور خیرالانامؐ (۲۰۱ ۔ اشعار)

حافظ لدھیانوی ۔ تائید جبریلؑ (۹۴)

عبدالعزیز خالد ۔ ماذ ماذ (۲۴)

عبدالعزیز خالد ۔ طاب طاب (۲۳)

حسن المرتضٰی خاور ۔ جمال مدینہ (۷۷)

راسخ عرفانی ۔ حسن کلام (چالیس احادیث کا منظوم ترجمہ)

راسخ عرفانی ۔ غبار حجاز (۱۹)

ریاض سہروردی ۔ دیوان ریاض (۳۳)

ریاض سہروردی ۔ ریاض رسول حصہ دوم (۴۸)

سید سیف زلفی ۔ روشنی (۲۷)

ساحر صدیقی ۔ جام حیات (۲۹)

نثار احمد سیفی ۔ شعلہ عشق (۱۵)

شمس مینسوی ۔ تجلیات شمس (۴۳)

شہاب دہلوی ۔ موج نور (۲۳)

صفدر حسین قادری ۔ دیوان صفدر (۱۳)

صوفی امینی سرور نے (۵۵)

صوفی امینی ۔ ارمغان مدینہ (٦۵)

صوفی امینی ۔ کلیات صوفی (۴۷)

طالق ہمدانی ۔ افکار جمیل (۴۱)

ظفر علی خاں ۔ بہارستان (۲۱)

ظفر علی خاں ۔ خیالستان (۷)

محمد علی ظہوری ۔ نوائے ظہوری (۵۳)

میجر محمد عاشق ۔ عقیدت کے پھول (۱۰٦)

محمد الیاس عطار قادری ۔ میرا سینہ مدینہ ہو (۴)

محمد الیاس عطار قادری ۔ مدینے کی دھول (۷)

محمد الیاس عطار قادری ۔ سحاب مدینہ (۵۰)

نذیر احمد علوی ۔ گلہائے عقیدت (۴۷)

صوفی فضل الدین فدا کیم کرنی ۔ حدیث ایمان (۷۶)

فضل حق ۔ سوئے حرم (۴۲)

فضل حق ۔ آہنگ حجاز (۴)

فضل حق ۔ مہر عربؐ (۴۶)

صاحبزادہ سید فیض الحسن ۔ ارمغان فیض (۲۸)

محشر بدایونی ۔ حرف ثنا (۵۴)

محمود رضوی ۔ چمن مصطفیٰؐ (۹۴)

محمود رضوی ۔ چمن حسن چمن (۱۴)

محمود رضوی ۔ رحمت فشاں (۳۴)

محمود رضوی ۔ محفل پر نور (۲۲)

منظور حسین منظور ۔ جنگ نامہ اسلام حصہ اول' دوم' سوم (مثنوی کے ۱۲۹۲ + ۱۵۱۳ + ۱۵۹۷ شعر)

سید منظور احمد مجور مکان شریفی ۔ بام عرش (۲۰)

سید نجم نعمانی ۔ نعت رسولؐ (۴۵)

سید نجم نعمانی ۔ موج نور (۴۸)

بیگم نصرت عبدالرشید ۔ دعائے نیم شی (۹۴)

یہ تعداد (۳۵۸) ان مجموعہ ہائے نعت کی ہے' جو میری نظر سے گزرے ہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ کئی نعتیہ مجموعے ایسے بھی ہیں جو میں نہیں دیکھ سکا۔ بہت سے انتخاب نعت بھی چھپ چکے ہیں جن کا تذکرہ آئندہ کسی مضمون میں ہوگا۔ اتنا عرض کرنا مناسب ہو گا کہ مدح رسولؐ (۱۹۷۳ء) اور نعت خاتم المرسلینؐ (۱۹۸۲ء) تو میرے مرتب کردہ ہیں۔ نعت مصطفیٰؐ کے نام

سے ایک انتخاب زیر طبع ہے۔ اوراصناف سخن کے اعتبار سے ایک اور ضخیم انتخاب اسی سال جنگ پبلشرز کے زیراہتمام شائع ہو رہا ہے جس پر دو سو سے زائد صفحات کا مبسوط مقدمہ لکھا گیا ہے۔

جن نعت گوؤں کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے

جن مجموعہ ہائے نعت کا ذکر کیا گیا ہے ان میں چند ایسے بھی ہیں جو زبان و بیاں اور فن شعر کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ اسی طرح بہت سے ایسے نعت گو شاعر موجود ہیں جن کا کلام نہایت معیاری ہوتا ہے' ان میں سے بعض نے سینکڑوں نعتیں کہی ہیں لیکن بوجوہ ان کا مجموعہ شائع نہیں ہوا۔ چند ایسے بھی ہیں' جن کے مجموعے چھپے ہیں لیکن میری نظر سے نہیں گزرے' ایسے شعرا کی مکمل اور جامع فہرست مرتب کرنا فی الوقت ممکن نہیں۔ پھر بھی کچھ اہم درج کرنا ضروری ہیں :

ڈاکٹر ریاض مجید ' رفعت سلطان' محمد شیر افضل جعفری' کبیر انور جعفری' احسان اکبر ' خالد بزمی' حسین سحر' خاطر غزنوی' محسن احسان' حمید صابری ' محمد حسین آسی' اصغر نثار قریشی ' ریاض حسین چودھری ' بشیر حسین ناظم ' غلام نصیرالدین گولڑوی ' اثر ہاپوڑی ' آثم نظامی' رعنا اکبر آبادی' عزیز لکھنوی' درد کاکوروی ' الم مظفر نگری ' اوج گیاوی ' شبنم سحابی' تبسم رضوانی' سبطین شاہجہانپوری' وہاب عادل' ہاشم ضیائی' مجذوب چشتی' ضیاء محمد ضیاء' طاہر شادانی' احمد ندیم قاسمی' جعفر شیرازی' ناصر زیدی' غافل کرنالی' علیم ناصری' اطہر صدیقی' تحسین فراقی' حفیظ الرحمٰن احسن' خالد شفیق' رعنا ناہید رعنا' جان کاشمیری' کوثر نیازی' شہزاد احمد' رشید کامل' طفیل ہوشیار پوری' افتخار فخر' محمد اکرم رضا' خالد علیم' حامد یزدانی' حسرت حسین حسرت' غلام رسول عدیم' زہیر کنجاہی' قمر حجازی' مناظر حسین نظر' افضال احمد انور' حنیف نازش قادری' عبدالمجید تمنا' محمد فیروز شاہ' رحمان کیانی' تابش دہلوی' شاعر لکھنوی ' رئیس امروہوی' شرقی بن شائق' یوسف ظفر' غلام محمد ترنم' امین راحت چغتائی' اقبال صفی پوری' انصار الہ آبادی' محمد یونس حسرت' محی الدین خلوت ' مفتی خلیل خان برکاتی' نظر زیدی' گلزار بخاری' بابا ذہین شاہ تاجی' شمس مینائی' احمد ہمیش ' اطہر نفیس ' عارف سیالکوٹی ' حسن اختری جلیل' رشید قیصرانی' نجیب احمد' محمد جلیل عالی ' اکرم کلیم' ارم حسانی'

نصر اللہ خان عزیز، ہاشم بدایونی، جعفر طاہر، سید فیضی، منظور الحق مخدوم، زاہدہ صدیقی، امیرالاسلام شرقی نازش نقوی، خاکی کاظمی امروہوی، کنور محمد اعظم خان خسروی، حزیں کاشمیری، فیض الرسول فیضان، سید انور علی انور، سیف اللہ خالد، صلاح الدین محمود، ریاض احمد، مسعود ہاشمی، عابد صدیق، علی اکبر عباس، سلیم شہزاد ——————— اور بہت سے دوسرے۔

جرائد کے نعت نمبر

پاکستان میں نعت کے فروغ کا تذکرہ نامکمل رہے گا، اگر رسائل و جرائد کے نعت نمبروں کی بات نہ کی جائے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے مقالے میں لکھا۔ "سیر و سفر" کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے نعت نمبر نکالا۔ نعت کے موضوع پر دوسرا خاص نمبر "صریر خامہ" کا "سیرو سفر" کے کئی سال بعد ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا۔ سیروسفر کا دائرہ نعتیہ کلام کے انتخاب تک محدود ہے۔(۲۴)۔ یہاں ڈاکٹر ریاض مجید نے سیروسفر کے نعت نمبر کی تاریخ اشاعت نہیں دی لیکن صفحہ ۶۰۵ پر بتایا ہے کہ "سیر و سفر" ملتان کا یہ نعت نمبر اگست ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔ میرے ذخیرہ کتب میں یہ نمبر نہیں ہے۔ میرے پاس جو نعت نمبر ہیں، سن اشاعت کے لحاظ سے ان کی فہرست درج ذیل ہے:

۱۹۶۹ء

نور و ظہور (ماہنامہ) قصور ۔ نعت نمبر، ایڈیٹر محمد علی ظہوری (صفحات ۶۴)

۱۹۷۸ء

صریر خامہ (شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی) حیدر آباد ۔ نعت نمبر، مرتب حمایت علی شاعر (صفحات ۱۷۲)

۱۹۸۱ء

کارواں (گورنمنٹ کالج جھنگ) نعت رسولؐ نمبر۔ مرتب محمد حیات خان سیال (صفحات ۲۸۸)

شام و سحر (ماہنامہ) لاہور ۔ نعت نمبر۔ ایڈیٹر خالد بٹ یعنی خالد شفیق (صفحات ۴۰۰)

۱۹۸۲ء

شام و سحر۔ نعت نمبر (نقش ثانی) ایڈیٹر خالد شفیق (صفحات ۴۲۱)

الہام (ہفت روزہ) بہاولپور ۔ نعت نمبر۔ مدیر مسعود حسن شہاب دہلوی (صفحات ۱۴۴)

۱۹۸۳ء

شام و سحر۔ نعت نمبر ۳ ۔ (صفحات ۳۶۰)

۱۹۸۴ء

لفظ ہمارے (مجلہ) لودھراں۔ نعت نمبر۔ مرتب مبشر وسیم لودھی (صفحات ۱۱۲)

تحریریں (ماہنامہ) لاہور ۔ نعت نمبر ۱ ۔ ایڈیٹر زاہدہ صدیقی (صفحات ۹۶)

نقوش لاہور رسولؐ نمبر۔ جلد ۱۰ ۔ ایڈیٹر محمد طفیل (صفحات ۷۵۶)

۱۹۸۵ء

تحریریں۔ نعت نمبر ۲ (صفحات ۱۰۰)

شام و سحر۔ نعت نمبر ۴ (صفحات ۳۹۲)

۱۹۸۶ء

شام و سحر۔ نعت نمبر ۵ (صفحات ۴۹۵)

تحریریں۔ نعت نمبر ۴ (صفحات ۸۰)

۱۹۸۷ء

شام و سحر۔ نعت نمبر ۶ (صفحات ۴۲۷)

۱۹۸۹ء

اقلیم (ششماہی) ساہیوال ۔ نعتیہ انتخاب نمبر۔ مدیر اکرم کلیم (صفحات ۱۲۶)

رسائل و جرائد رسولؐ نمبر

پاکستان کے مختلف شہروں سے شائع ہونے والے رسائل و جرائد نے عام طور پر ربیع الاول کے موقع پر رسول نمبر بھی پیش کئے۔ انہیں رسولؐ نمبر، سیرت نمبر، میلاد نمبر، رحمتہ للعالمینؐ نمبر، خیرا لبشرؐ نمبر، ہادی انسانیتؐ، انوار نبوتؐ نمبر، معراج نمبر کہا گیا لیکن قریباً ہر خاص نمبر میں حضور

رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں منظوم ہدیہ عقیدت موجود رہا۔ اس طرح نعت کے فروغ میں ان نمبروں کی بھی خاص اہمیت ہے۔ اس قسم کے جو نمبر میں نے دیکھے ہیں یا میرے پاس ہیں' ان کے نام ذیل میں سن وار درج کئے جاتے ہیں :

۱۹۴۹ء

ہفت روزہ استقلال' لاہور

۱۹۵۲ء

ہفت روزہ رضوان' لاہور

۱۹۵۳ء

ماہنامہ ماہ طیبہ' کوٹلی لوہاراں

۱۹۵۴ء

ماہنامہ ماہ طیبہ' کوٹلی لوہاراں

۱۹۵۵ء

ماہنامہ فیض الاسلام' راولپنڈی

۱۹۵۶ء

ماہنامہ فاران' کراچی

ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں

۱۹۵۸ء

ماہنامہ جلوہ طور' ملتان

ماہنامہ کراچی میونسپل ریویو' کراچی

ماہنامہ سالک' راولپنڈی

۱۹۵۹ء

ماہنامہ آئینہ' لاہور

ہفت روزہ سواد اعظم' لاہور

۱۹۶۰ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

۱۹۶۱ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور

۱۹۶۲ء

ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی

ماہنامہ مسلمہ، لاہور

ماہنامہ معارف اسلام، لاہور

۱۹۶۳ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

ماہنامہ الابقا، کراچی

ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی

۱۹۶۴ء

ماہنامہ خاتون پاکستان، کراچی

ہفت روزہ چٹان، لاہور

۱۹۶۷ء

ماہنامہ آئینہ، لاہور

۱۹۶۸ء

ہفت روزہ الاصلاح، لاہور

۱۹۷۲ء

ماہنامہ بصیر، کراچی (مئی، ستمبر، اکتوبر۔ تین خاص نمبر)

۱۹۷۳ء

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

۱۹۷۴ء

ماہنامہ مرچنٹ ' لاہور

۱۹۷۵ء

ماہنامہ فکر و نظر' اسلام آباد

ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور

ماہنامہ ترجمان اہل سنت ' کراچی

ماہنامہ شام و سحر' لاہور

۱۹۷۶ء

ماہنامہ شام و سحر' لاہور

ماہنامہ فکر و نظر' اسلام آباد

ہفت روزہ ہلال ' راولپنڈی

۱۹۷۷ء

ماہنامہ شام و سحر' لاہور

ماہنامہ عرفات ' لاہور

ماہنامہ اوقاف ' اسلام آباد

ماہنامہ شمس الاسلام ' بھیرہ

ماہنامہ فکر و نظر' اسلام آباد

۱۹۷۸ء

ماہنامہ معارف اسلام ' لاہور

ہفت روزہ ہلال ' راولپنڈی

ماہنامہ شام و سحر' لاہور

۱۹۷۹ء

ماہنامہ سلطان العارفین ' گکھڑ

ماہنامہ شام و سحر' لاہور

ماہنامہ نورالحبیب، بصیرپور

ماہنامہ ترجمان اہلسنّت، کراچی

ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ

ماہنامہ اظہار، کراچی

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

۱۹۸۰ء

ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد

ماہنامہ اظہار، کراچی

ماہنامہ البشر، لاہور

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

۱۹۸۱ء

ماہنامہ محفل، لاہور

ماہنامہ سلسبیل، لاہور

۱۹۸۲ء

ماہنامہ اظہار، کراچی

(جنوری ۸۲ ۔ دسمبر ۸۲ دو خاص نمبر) ہفت روزہ الہام، بہاولپور

۱۹۸۳ء

ماہنامہ شام و سحر، لاہور

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو کراچی (پی ایس او کے ان خاص نمبروں میں حصہ نظم نہیں ہے)

ماہنامہ اظہار، کراچی

ماہنامہ مسلمہ، لاہور

ماہنامہ ندائے دین، کراچی

روزنامہ امروز، لاہور (یہ خاص نمبر بوجوہ اس قابل ہے کہ اس کا بطور خاص ذکر کیا جائے۔ اس موضوع پر روز ناموں کے خاص نمبروں کا ذکر میں ماہنامہ "نعت لاہور کے فروری ۱۹۸۹ء کے نمبر

میں کر چکا ہوں)

۱۹۸۵ء

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو' کراچی

۱۹۸۶ء

ماہنامہ الجامعہ جامعہ محمدی شریف (جھنگ)

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو' کراچی

۱۹۸۷ء

ماہنامہ ترجمان الحدیث' لاہور

پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو' کراچی

۱۹۸۹ء

ہفت روزہ ہلال' راولپنڈی

ماہنامہ نورالحبیب' بصیر پور' (اوکاڑہ)

۱۹۹۰ء

ماہنامہ القول السدید' لاہور

ہفت روزہ ہلال' راولپنڈی

۱۹۹۲ء

سہ ماہی سیرت طیبہ' کراچی

قمری سال کے حوالے سے شائع ہونے والے ایسے خاص نمبر یہ ہیں:

ماہنامہ محدث' لاہور۔ حصہ اول و دوم (۱۳۹۶ھ)

ہفت روزہ ہلال' راولپنڈی (۱۳۹۷ھ)

مجلہ رحمت للعالمین' کراچی (۱۳۹۸ھ)

ماہنامہ نورالحبیب' بصیر پور (۱۳۹۸ھ)

ماہنامہ نورالحبیب' بصیر پور (۱۴۰۱ھ)

ماہنامہ نورالحبیب' بصیر پور (۱۴۰۴ھ)

ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ' کراچی (۱۴۰۹ھ)

پاکستان میں فروغ نعت کے اسباب

زیر نظر مضمون میں صرف زبان اردو کے حوالے سے گفتگو کی جا رہی ہے جبکہ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کی علاقائی زبانوں میں بھی نعت کہی جا رہی ہے۔ حفیظ تائب کا پنجابی مجموعہ نعت "سک متراں دی"۔ تنویر بخاری کا "حضور دے حضور" اور راقم الحروف کا "نعتاں دی اٹی"۔ شائع ہو چکے ہیں۔ "نعتاں دی اٹی" پر ۱۹۸۸ء میں پہلا صدارتی ایوارڈ دیا گیا۔ ماہنامہ "لکھاری" شاہدرہ (لاہور) ایک ضخیم نعت نمبر بھی شائع کر چکا ہے۔ پنجابی نعتوں کے بہت سے انتخاب اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ سندھی، سرائیکی اور پشتو میں بھی نعت کہی جاری ہے اور اکا دکا مجموعہ اور زیادہ تر انتخاب سامنے آئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں تعداد اور معیار کے لحاظ سے جتنی نعتیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں، اس کا عشر عشیر بھی دیگر اسلامی ممالک میں نظر نہیں آتا۔ اس کا بہت بڑا سبب تو میلاد اور سماع کی محفلیں اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہیں، آج کل تو نعت خوانی کی محفلیں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ نعتیہ مشاعرے بھی نعت گوئی کے فروغ کا ایک بڑا ذریعہ ہیں اور اس سے شاعروں کو تحریک و تشویق ہوتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں ہونے والے نعتیہ مشاعروں اور محافل نعت کے ذریعے بھی اسے بہت فروغ ملا ہے اور رسائل و جرائد اور اخبارات میں نعت کی اشاعت نے بھی لوگوں کو اس راہ کا راہی بنایا ہے۔

نعت کے موضوعات

پاکستان میں کہی جانے والی نعت میں اگرچہ روایتی مضامین و موضوعات بھی پائے جاتے ہیں مثلاً" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت، مدینہ طیبہ کی تعریف و توصیف، وہاں تک رسائی کی خواہش، شمائل و فضائل و معجزات نبویؐ، میلاد، معراج، استمداد و استغاثہ اور حضور فخر موجودات علیہ السلام و الصلوۃ کی بارگاہ میں درود و سلام کے ہدیے۔ لیکن دور حاضر میں انفرادی

اور اجتماعی مصائب و مسائل میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم میں پناہ ڈھونڈنے کی خواہش اور سیرت پاکؐ سے استفادے کی اہمیت کے موضوعات بھی عام ہوئے ہیں۔ پوری سیرت النبی (علیہ الصلوۃ والسلام) کو نظم کرنے کا ذوق تو پاکستانی نعت گوؤں میں کچھ زیادہ نہیں ابھرا۔ سید منیر علی جعفری کی تاریخ اسلام کی جلد اول عہد رسالت سے متعلق ہے۔ نواب علی قاضی کی "رسول کریمؐ" محشر رسول نگری کی "فخر کونینؐ" شمس بخاری کی "مثنوی جمال محمدؐ" اور راقم الحروف کی "سیرت منظوم" ہی اس سلسلے میں سامنے آئی ہیں لیکن شاعروں میں واقعات سیرت کو نظم کرنے کا ذوق پیدا ہوا ہے اور کافی شاعر اس سلسلے میں کاوش کر رہے ہیں۔

ہیئتی تنوع

پاکستانی نعت ان ہیئتوں میں بھی لکھی جا رہی ہے جن میں پہلے لکھی جاتی رہی ہے لیکن پاکستانی نعت گو ہیئت میں کئے جانے والے نئے تجربوں سے بھی استفادہ کر رہے ہیں۔ قصیدہ گوئی کا ذوق کم ہوا ہے لیکن طویل نعتیہ نظمیں لکھی گئی ہیں۔ غزل کی ہیئت میں نعت زیادہ کہی جا رہی ہے۔ رباعیات کی طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ مستزاد' ترجیع بند' ترکیب بند وغیرہ میں برائے نام کوشش سامنے آتی ہے۔ اس کے مقابلے میں آزاد نظم' سانیٹ' ہائیکو کی طرف نعت گوؤں کی توجہ مبذول ہوئی ہے۔ اکا دکا شاعروں نے پنجابی بحروں میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ اس طرح ہیئت کے اعتبار سے بھی نعت کا کینوس وسیع ہوا ہے۔

نعت پر تنقید کی ضرورت

پاکستان میں نعت بہت زیادہ کہی جا رہی ہے۔ بہت سے نعتیہ مجموعے اور بہت سے انتخاب نعت زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں' بہت سی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ لیکن یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے کہ نعت کو اب تک تحسین کی چیز سمجھا جا رہا ہے' اس پر تنقید کی جسارت نہیں کی جاتی۔ کراچی سے "بت خانہ شکستم من" اور "سحر و ساحری" چھپی ہیں لیکن ان میں تنقید سے زیادہ تنقیص کارفرما ہے۔ نعت گوئی کے لئے قرآن و احادیث کی تعلیمات سے کماحقہ آگاہ ہونا ضروری

ہے ورنہ شاعر کہیں نہ کہیں مار کھا جاتا ہے۔ بعض شعراء نعت کہتے ہوئے حمد اور نعت کے فرق کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے۔ بعض شعراء حضور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسے الفاظ تراکیب' استعارے' تشبیہیں استعمال کر بیٹھتے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبے سے فروتر ہوتی ہیں اور شعروں میں محبوب مجازی نظر آنے لگتا ہے۔ نعت خوانی کی محافل کے لئے کہی جانے والی نعتیں مترنم بحروں میں ہوتی ہیں' لیکن مقصد داد وصول کرنا اور جلب منفعت ہوتا ہے اس لئے ان میں معانی و مفاہیم کے اعتبار سے بھی اور زبان و بیان کے زاویے سے بھی بے احتیاطیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض شعراء اسلام اور پیغمبر اسلام (علیہ الصلوۃ وسلام) کے بارے میں بہت زیادہ مخلصانہ اور مومنانہ جذبات نہ رکھتے ہوئے بھی نعت کہتے ہیں تو عجیب و غریب صورت حال سامنے آتی ہے اور تعلیمات دین سے ان کی ناواقفیت عجیب گل کھلاتی ہے۔ اس لئے پاکستان میں ایک ایسے ادارے کی اشد ضرورت ہے جو ہر چھپنے والی کتاب اور ہر شائع ہونے والی نعت کا تنقیدی جائزہ لے۔ اگر کچھ اہل علم میری معاونت کریں تو میں ماہنامہ "نعت" کے ذریعے یہ خدمت انجام دے سکتا ہوں۔

حواشی

۱ - نعت (ماہنامہ) لاہور - فروری ۱۹۸۸ء خاص نمبر بعنوان "نعت کیا ہے" (مضمون از سید ریاض حسین شاہ) ص ۲۶، ۲۷

۲ - ایضاً - ص ۲۶، ۲۸، ۲۹

۳ - فضل جالندھری - معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم - ص ۱

۴ - مسرور کیفی - مولائے کلؐ - ص ۷

۵ - سرور بجنوری - حمد و نعت - ص ۷/ مسرور کیفی - ملجا و ماوا (فلیپ)

۶ - راجہ رشید محمود - ورفعنالک ذکرک - ص ۱۲۳

۷ - اقبال سہیل - ارمغان حرم - ص ۲۲

۸ - اعظم چشتی - نیرِ اعظم - ص ۱۷/ مسرور کیفی - مولائے کلؐ - ص ۱۴/ ۱۵

۹ - مظہر الدین، حافظ - تجلیات - ص ۶/

۱۰ - راجہ رشید محمود (مرتب) نعت خاتم المرسلینؐ - ص ۲۱/

۱۱ - گوہر ملسیانی - عصر حاضر کے نعت گو - ص ۶۹/

۱۲ - ریاض مجید ڈاکٹر - اردو میں نعت گوئی - ص ۴۸۹/

۱۳ - زندگی (ہفت روزہ) لاہور - بحوالہ اردو میں نعت گوئی - ص ۴۸۹/، ۴۹۰/

۱۴ - ممتاز حسن (مرتب) خیر البشرؐ کے حضور میں - ص ۲۱/

۱۵ - شام و سحر (ماہنامہ) لاہور - نعت نمبر ۶ - جنوری فروری ۱۹۸۷ - ص ۱۰۰/ (مضمون "اردو نعتیہ شاعری میں شہر آشوب کی روایت")

۱۶ - فاران (اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور) سیرت نمبر ۱۹۸۲ ص ۴۰/ (مضمون "اردو نعت پر ایک طائرانہ نظر")

۱۷ - فضل فتح پوری، سید افضال حسین نقوی - اردو نعت، تاریخ و ارتقا - ص ۸۹

۱۸ - شام و سحر - نعت نمبر (نقش ثانی) جنوری فروری ۱۹۸۲ - ص ۱۰۹، ۱۱۰ (مضمون "جدید اردو نعت گوئی، ایک جائزہ")

۱۹ - حافظ لدھیانوی - نشید حضوری - ص ۲۹/ (مقدمہ "اردو نعت، ایک اجمالی جائزہ" از حفیظ تائب) نقوش رسول نمبر - جلد ۱۰ - ص ۱۸۸/ (مضمون "اردو نعت" از حفیظ تائب)

۲۰ - شام و سحر - نعت نمبر (نقش ثانی) ص ۱۱۰

۲۱ - نشید حضوری - ص ۳۰/ ۳۱/

۲۲ - ماہ نو (ماہنامہ) مئی ۱۹۸۰ء - خصوصی شمارہ علم فن و ثقافت - ص ۱۴۷، ۱۴۸ (مضمون "اردو نعت کا